پیر محمد ابوذر (اسلام آباد)

"شریعت بل" خوش آئند ہے، مگر.....

* سودی نظام کی موجودگی میں نفاذِ شریعت ممکن نہیں

* شریعت بل کی منظوری سے قبل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کو فحاشی سے پاک کیا جائے

* جو اقدامات حکومت کے اختیار میں ہیں ان سے گریز کیوں کیا جارہا ہے

* مجوزہ شریعت بل کی مشروط حمایت کرتے ہیں

* مجلس احرار اسلام نے صدر مملکت کو شریعت بل پر اپنی تجاویز پیش کر دیں

* قائد احرار سید عطاء المحسن بخاری کی صدر مملکت محمد رفیق تارڑ سے ملاقات

مجلس احرار اسلام پاکستان کے امیر سید عطاء المحسن بخاری کی قیادت میں جماعت کے ۱۱ رکنی وفد نے ۱۴ ستمبر ۱۹۹۸ء کو ایوان صدر اسلام آباد میں صدر مملکت جناب محمد رفیق تارڑ سے ملاقات کی۔ وفد میں مرکزی ناظم نشر و اشاعت جناب عبداللطیف خالد چیمہ، مدیر نقیب ختم نبوت سید محمد کفیل بخاری، چوہدری ظفر اقبال ایڈووکیٹ، فیض الحسن فیضی ایڈووکیٹ، محمد عمر فاروق، ڈاکٹر جمال الدین محمد انور، پیر محمد ابوذر، ملک محمد یوسف، میاں محمد اویس اور سید مرتضیٰ بخاری شامل تھے۔

قائد احرار نے حکومت کے مجوزہ شریعت بل (پندرہویں آئینی ترمیم) کی اصلاح و بہتری کے لئے مجلس احرار اسلام کی طرف چند آئینی تجاویز پیش کیں۔ علاوہ ازیں ایک چار نکاتی تحریری یادداشت کے ذریعے نفاذ شریعت سے قبل حکومت کی طرف سے چند ضروری اقدامات پر بھی زور دیا۔

قائد احرار نے صدر مملکت سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ:

"ہم حکمران جماعت کی طرف سے مجوزہ پندرہویں آئینی ترمیم (شریعت بل) کو اس حسن ظن اور اُمید کے ساتھ خوش آئند قرار دے رہے ہیں کہ یہ قدم ملک میں نفاذ شریعت کی خاطر حکومت کے عزم کا ظاہری اظہار ہے۔ مگر موجودہ نظام کے تہذیبی اور سماجی اثرات کو ختم کئے بغیر کوئی تبدیلی نہیں آسکتی۔ سودی نظام کی موجودگی میں نفاذ شریعت ممکن نہیں۔ حکومت شریعت بل کی منظوری سے قبل الیکٹرانک

اور پرنٹ میڈیا کو فحاشی سے پاک کرے۔ اس کے بغیر کوئی پیش رفت نہیں ہوسکتی اور جو اقدامات فی الوقت حکومت کے اختیار میں ہیں۔ ان پر عمل سے گریز کیوں کیا جارہا ہے؟ اس طرزِ عمل سے حکومت کے بارے میں شکوک و شبہات کو تقویت ملے گی۔ نفاذ شریعت کے لئے محض سرکاری علماء سے رائے لینے اور ان کے ذریعے عوامی تائید حاصل کرنے کی بجائے ملک کے تمام مکاتب فکر اور دینی جماعتوں کے غیر سرکاری، مستند اور نمائندہ علماء کو اعتماد میں لیا جائے۔ اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت کے کردار کو مؤثر بنایا جائے۔''

صدر مملکت محمد رفیق تارڑ نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ:

''حقیقت تو یہ ہے کہ کسی ایسے آدمی سے بھلائی کی توقع عبث ہے جو خود اس پر عمل پیرا نہ ہو۔ حضور خاتم النبین صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے پر عمل پیرا ہوئے بغیر کامیابی نہیں ہوسکتی۔ ہماری خواہش ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علماء نفاذ شریعت کے مسئلہ کو دینی فریضہ سمجھ کر حکومت کی رہنمائی کریں۔ ہم علماء کی تجاویز کا نہ صرف خیر مقدم کریں گے بلکہ حتیٰ المقدور ان پر عمل کی کوشش بھی کریں گے۔''

چوھدری ظفر اقبال ایڈووکیٹ نے صدر مملکت کو حکومت کی طرف سے سود کے حق میں دائر اپیل کی طرف متوجہ کیا تو انہوں نے کہا:

''میری اطلاع کے مطابق حکومت نے اپیل کی واپسی کی درخواست دائر کردی ہے'' (لیکن تاحال حکومت نے اس سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھایا۔)

جناب عبداللطیف خالد چیمہ، سید محمد کفیل بخاری اور ڈاکٹر جمال الدین محمد انور نے بھی گفتگو میں حصہ لیا اور مختلف ملکی و سیاسی امور پر صدر مملکت کو اپنے مؤقف سے آگاہ کیا۔

یادداشت بخدمت صدر مملکت

مجلس احرار اسلام نے جو چار نکاتی یادداشت صدر مملکت کو پیش کی اس کا مکمل متن حسب ذیل ہے۔

مجلس احرار اسلام حکومت پاکستان کی طرف سے مجوزہ پندرہویں آئینی ترمیمی بل کو اس حسن ظن اور اُمید کے ساتھ خوش آئند قرار دیتی ہے کہ یہ قدم ملک میں نفاذ شریعت کی خاطر حکومت کے عزم کا اظہار ہے۔

ملک میں نفاذ شریعت کی خاطر مجلس احرار اسلام حکومت پاکستان کو بوساطت صدرِ مملکت حسب ذیل تجاویز پیش کرتی ہے۔

(۱) یہ کہ ذرائع ابلاغ بالخصوص الیکٹرانک میڈیا کا قبلہ درست کیا جائے۔ میڈیا پر فحاشی، عریانی، اخلاقی بے راہ روی اور جنسی آزادی پر مبنی تمام پروگرام یکسر ختم کرکے ذرائع ابلاغ کو ذریعۂ تعلیم و تبلیغ بنا کر نفاذِ شریعت کی منزل آسان بنائی جائے۔

(۲) یہ کہ نفاذ شریعت کی خاطر محض سرکاری علماء سے رائے لینے اور اُن کے ذریعے عوامی تائید

حاصل کرنے کی کوشش کی بجائے ملک کے تمام مکاتب فکر اور دینی جماعتوں اور غیر سرکاری مستند اور نمائندہ علماء جن کی علمی حیثیت معاشرے میں معتبر اور مسلمہ ہے، کو مکمل اعتماد میں لیا جائے۔ ان دینی جماعتوں اور علماء کی آراء سے حکومت استفادہ کرے اور ملک میں نفاذ شریعت کے لئے رائے عامہ ہموار کرنے کا کام لیا جائے۔

(۳) یہ کہ حکومت پاکستان، سپریم کورٹ آف پاکستان میں زیر التواء اپیل بابت سود و سودی نظام فوراً واپس لے۔ اس امر سے حکومت کو نفاذ شریعت کی خاطر عوام کی پُرزور تائید و حمایت حاصل ہو جائے گی اور قومی و بین الاقوامی سطح پر ایک بہتر تاثر قائم ہوگا اور اس کے مثبت نتائج بر آمد ہوں گے۔

(۴) یہ کہ نفاذ شریعت کے عمل میں اسلامی نظریاتی کونسل اور وفاقی شرعی عدالت کے کردار کو مزید مؤثر بنایا جائے۔ ایسے اقدامات کئے جائیں کہ اسلامی نظریاتی کونسل کے ارکان اور وفاقی شرعی عدالت کے جج صرف وہ ہی اشخاص مقرر ہوں جو علمی سند ہونے کے ساتھ ساتھ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں دینی امور و اقدار کے پابند ہوں اور نفاذ شریعت میں مخلص ہوں۔

پندرھویں ترمیمی بل ۱۹۹۸ء کی اصلاح و بہتری کے لئے آئینی تجاویز

پیش کردہ مجلس احرار اسلام پاکستان

مجوزہ آرٹیکل 2-B کو حسب ذیل ترامیم کے بعد دوبارہ تشکیل دیا جائے:

* مجوزہ آرٹیکل 2-B کی شق (۱) میں لفظ پیغمبر (The Holy Prophet) کے بعد اسم مبارک "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" (Muhammad) کا اضافہ کیا جائے۔

* شق (۱) کی مجوزہ وضاحت اسی طرح شامل رکھی جائے۔

- شق (۲) کے شروع میں الفاظ "وفاقی حکومت" (Federal Government) کے بعد الفاظ "تمام صوبائی حکومتیں؟

(All provincial Governments) کا اضافہ کیا جائے اور اس شق میں امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے ضمن میں حسب ذیل عبارت کو حذف کیا جائے۔

(یہ تعین کرنا کہ درست کیا اور غلط سے منع کرنا) قرآن و سنت میں معروف و منکر کی تعین ہو چکی ہے۔

* مجوزہ شق (۳) کو بعینہ شامل رکھا جائے۔

* مجوزہ شق (۴) کو حسب ذیل طور پر بدل دیا جائے۔

"اس آرٹیکل کے کسی امر کے اثر غیر مسلموں کے شخصی قانون اور اُن کی مذہبی آزادی پر نہیں پڑے گا۔"

* مجوزہ آرٹیکل 2-B کی شق (۵) کو اس طرح بدل دیا جائے۔

"(5) کوئی قانون بشمول آئینی شقوں، عدالتی فیصلوں یا رسم و رواج جو قانون کا حکم رکھتا ہو۔ تناقض کی اس

حد تک کالعدم ہوگا۔ جس حد تک وہ قرآن و سنت کا نقیض نہ ہو"

* اس امر کی بھی تجویز دی جاتی ہے کہ آئین کے آرٹیکل 30 کی شق (2) کو بھی پندرہویں ترمیمی بل ۱۹۹۸ء کے ذریعہ سے حذف کردیا جائے۔

سید عطاء المحسن بخاری

امیر مجلس احرار اسلام پاکستان

قرآن و سنت سپریم لاء ترمیمی بل پندرھویں ترمیم کا مکمل متن

چونکہ اللہ تبارک تعالیٰ ہی پوری کائنات کا بلاشرکت غیرے حاکم مطلق ہے اور اس نے پاکستان کی ریاست کو اس کے جمہور کے توسط سے ان کے منتخب کردہ نمائندوں کے ذریعے جو اختیار و اقتدار اس کی مقرر کردہ حدود کے اندر استعمال کرنے کا حق دیا ہے، وہ ایک مقدس امانت ہے اور چونکہ قرار دادِ مقاصد کو دستور کا اساسی حصہ بنادیا گیا ہے اور چونکہ اسلام پاکستان کا ریاستی مذہب ہے اور یہ ریاست کی ذمہ داری ہے کہ وہ پاکستان کے مسلمانوں کو انفرادی اور اجتماعی طور پر اس قابل بنائے کہ وہ اپنی زندگی کو اسلام کے بنیادی اصولوں اور نظریات کے مطابق جس طرح قرآن پاک اور سنت میں ان کا تعین کیا گیا ہے، ترتیب دے سکیں اور چونکہ اسلام سماجی نظام کے قیام کا حکم دیتا ہے جو اسلامی اقدار پر مبنی ہو۔ یہ تعین کرتے ہوئے کہ کیا صحیح ہے اور اسے روکنا جو غلط ہے (امر بالمعروف و نہی عن المنکر) اور چونکہ مذکورہ بالا مقصد اور ہدف کو پورا کرنے کی غرض سے یہ قرین مصلحت ہے کہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کے دستور میں مزید ترمیم کی جائے، لہٰذا اب نیا قانون وضع کیا جاتا ہے۔ یہ ایکٹ دستور (پندرہویں ترمیم) ایکٹ ۱۹۹۸ء کے نام سے موسوم ہوگا اور فی الفور نافذ العمل ہوگا۔ بل کے تحت دستور کے آرٹیکل ۲۳۹ میں ترمیم کی جائے گی اور آرٹیکل ۲۳۹ میں شق (۳) کے بعد، حسب ذیل نئی شقیں شامل کردی جائیں گی یعنی:

۳ (الف) شق (۱) تا (۳) میں شامل کسی امر کے باوجود، شریعہ سے متعلقہ کسی امر کے نفاذ میں رکاوٹ دور کرنے اور اسلام کے امتناعی احکام کی تعمیل کے لئے قانون وضع کرنے کی غرض سے دستور میں ترمیم کرنے کا بل دونوں ایوانوں میں پیش کیا جائے گا، اگر وہ اس ایوان کے ارکان کی کثرت آراء سے منظور ہوجاتا ہے جس میں وہ پیش کیا گیا تھا، تو وہ دوسرے ایوان میں منتقل کردیا جائے گا اور اگر بل بغیر کسی ترمیم کے دوسرے ایوان کے ارکان کی کثرت آراء سے بھی منظور ہوجاتا ہے تو اسے منظوری کے لئے صدر کے سامنے پیش کردیا جائے گا۔

۳ (ب) اگر، شق ۳ (الف) کے تحت کسی ایوان کو منتقل کیا گیا بل مسترد ہوجائے یا اپنی وصولی کے نوے دن کے اندر منظور نہ ہو یا ترمیم کے ساتھ منظور ہو، تو اس پر مشترکہ اجلاس میں غور کیا جائیگا۔

۳ (ج) اگر بل ترمیم کے ساتھ یا بغیر ترمیم کے مشترکہ اجلاس میں ارکان کی کثرت آراء سے منظور ہوجاتا

ہے تو وہ منظوری کے لئے صدر کو پیش کیا جائے گا۔

۳ (د) صدر، شق ۳ (الف) یا شق ۳ (ج) کے تحت پیش کردہ بل کی، بل پیش کرنے کے سات دن کے اندر منظوری دے گا۔

بل کے تحت دستور میں نئے آرٹیکل ۲ بی کا اضافہ کیا جائے گا اور آرٹیکل ۲ الف کے بعد، حسب ذیل نیا آرٹیکل شامل کردیا جائے گا۔ یعنی

۲ب، قرآن اور سنت کی برتری، (۱) قرآن پاک اور پیغمبر پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون ہوگا۔

تشریح... کسی مسلمان فرقے کے پرسنل لاء پر اس شق کے اطلاق میں "قرآن اور سنت" کی عبارت کا مفہوم وہی ہوگا جو اس فرقے کی طرف سے توضیح شدہ قرآن اور سنت کا ہے۔

۲.... وفاقی حکومت کی یہ ذمہ داری ہوگی کہ وہ شریعہ کے نفاذ کے لئے اقدام کرے، صلوٰۃ قائم کرے، زکوٰۃ کا اہتمام کرے، امر بالمعروف ونہی عن المنکر (یہ تعین کرنا کہ کیا صحیح اور اسے روکنا جو غلط ہے) کو فروغ دے، ہر سطح پر بدعنوانی کا خاتمہ کرے اور اسلام کے اصولوں کی مطابقت میں، جیسا کہ قرآن وسنت میں موجود ہے حقیقی سماجی معاشی انصاف فراہم کرے۔

۳... وفاقی حکومت شقات (۱) اور (۲) میں دیئے گئے احکام کے نفاذ کے لئے ہدایات جاری کرسکے گی اور مذکورہ ہدایات پر عمل پیرا نہ ہونے پر کسی بھی سرکاری عہدیدار کے خلاف ضروری کارروائی کرسکے گی۔

۴... اس آرٹیکل میں شامل کوئی امر شخصی قانون، مذہبی آزادی، غیر مسلموں کی روایات یا رسم ورواج اور بطور شہریوں کے ان کی حیثیت کو متاثر نہیں کرے گا۔

۵... اس آرٹیکل کے احکام دستور میں شامل کسی امر کے باوجود، کسی قانون یا عدالت کے کسی فیصلے پر مؤثر ہوں گے۔ بل میں کہا گیا ہے کہ بل اس حقیقت کے پیش نظر پیش کیا جارہا ہے کہ قرارداد مقاصد اب دستور کا مستقل حصہ ہے، یہ ضروری ہے کہ قرآن اور سنت کو پاکستان کا اعلیٰ ترین قانون قرار دیا جائے اور حکومت کو شریعت نافذ کرنے کے لئے ضروری اقدامات کرنے کا اختیار ہو۔ آرٹیکل ۲۳۹ کے تحت دستور میں ترمیم کرنے کا بل ہر ایک ایوان کی دو تہائی اکثریت سے، لیکن جداگانہ طور پر منظور ہوجاتا ہے۔ نفاذ شریعت کو باسہولت بنانے کے لئے یہ غور کیا گیا ہے کہ یہ زیادہ مناسب ہوگا کہ شریعت سے متعلق کسی امر کے نفاذ میں کسی رکاوٹ کو دور کرنے اور اسلام کے امتناعی احکام پر عمل درآمد کے لئے قانون وضع کرنے کا بل پارلیمنٹ میں اسی طرح سے منظور کیا جائے، جیسے کوئی بھی قانون منظور ہوتا ہے۔

○